بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کسی ہمدم دیرینہ کا وصال ملاقاتِ مسیحا وخضر سے بہتر ہے تو ایسے کسی محبّ صادق کی جدائی بھی قلب وجگر کے شق ہو جانے سے کم صدمہ نہیں، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ جیسے محبّ مخلص، صدیق حمیم حبیب وخلیل کی جدائی پر قلم نے سر بشکست ہو کر عجز واماندگی کا اظہار کیا، سینکڑوں علماء و مشائخ عمائدین وقائدین پر بلا امتیاز مذہب ونسل سالوں تعزیتی احساسات کا اظہار کرتا رہا، مگر متاع دین و دنیا والد مکرم اور وسیلہء جنت والدہ محترمہ مرحومہ پر ہزار خواہشوں کے باوجود قلم سُن ہو گیا، بعض جگری دوست جن سے تعلق اور رشتے کی بعض اکابر نے ثلث الاثافی سے تشبیہ دی ان کی جدائی پر بھی جذبات واحساسات کے سارے سوتے خشک ہوگئے اور ان کے لئے آہ وشگوں کا اظہار چند کلمات تعزیت ومرثیہ سے بھی نہ کرسکا، عجز و درماندگی کی ایسی صورتحال اس وقت مولانا مرحوم کے بارے میں ہے تعلق بدوِشعور سے قائم ہوا، ایک گاؤں، ایک محلّہ، ایک گلی، ایک مدرسہ، ایک درسگاہ میں پلے پوسے، گو مولانا مجھ سے سات آٹھ برس بڑے تھے مگر محبت، تعلق، اپنائیت، موانست کی ایک دنیا وفات تک قائم رہی، ذہنی یگانگت اور سفر وحضر کی رفاقت کا سلسلہ ان کے وصال حقیقی تک نہ صرف قائم بلکہ ہر لحظہ زندہ اور تابندہ رہا۔

حضرت والد صاحب مرحوم کے دیوبند بسلسلہ تدریس جانے سے قبل ہماری قدیم مسجد میں ایک شہتوت کے درخت کے نیچے جو طلبہ ان سے مستفید ہوئے ان میں افغان جہاد کے سرخیل مولانا محمد یونس خالصؒ جیسے ذہین وزیرک طالب علم بھی تھے، جو بعد میں اپنے وقت کے امام المجاہدین بنے۔